بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم جمعہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۰ پیسے

جلد ۵۲/۱۷ | ۲۵ اخاء ۱۳۴۲ ہش ۶ جمادی الثانی ۱۳۸۳ھ ۲۵ اکتوبر ۱۹۶۳ء | نمبر ۲۵۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲۴ اکتوبر بوقت ½۸ بجے صبح

کل تمام دن حضور کو بے چینی کی تکلیف رہی۔ رات نیند آگئی

اس وقت طبیعت بفضلہ تعالیٰ بہتر ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انبیاء کی بعثت کی غرض اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان پیدا کرنا ہوتی ہے

ایسا ایمان جو اعمال صالحہ کی قوت عطا کرتا اور گناہ سوز فطرت پیدا کرتا ہے

"انبیاء کی بعثت کی اصل غرض یہ ہوتی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ پر ایسا ایمان پیدا کریں جو اعمال صالحہ کی قوت عطا کرتا ہے اور گناہ سوز فطرت پیدا کرتا ہے کیونکہ اعمال صالحہ کبھی نہیں ہو سکتے جب تک اللہ تعالیٰ پر سچا ایمان اور معرفت پیدا نہ ہو۔ ہر ایک عمل معرفت صحیح اور عرفان کامل کے بعد اعمال صالحہ کی مد میں آتا ہے۔ لوگ جو کچھ اعمال صالحہ کرتے ہیں یا صدقات و خیرات کرتے ہیں۔ یہ رسم اور عادت کے طور پر کرتے ہیں اس معرفت کا نتیجہ نہیں ہوتے جو ایمان علی اللہ کے بعد پیدا ہوتی ہے چونکہ دنیا کی نیکیاں اور بظاہر اعمال صالحہ رسم اور عادت کے طور پر ہوتے ہیں۔ اور دنیا خداشناسی اور خدارسی کے مقاموں سے دور ہوتی ہے اس لئے اللہ تعالیٰ انبیاء علیہم السلام کو مبعوث فرماتا ہے جو آکر دنیا کو خدا تعالیٰ پر ایمان لانے کی حقیقت سے آگاہ کرتے ہیں باقی تمام امور اسی ایمان کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ اس لئے اصل غرض انبیاء کی بعثت کی یہی ہوتی ہے کہ وہ انسان کو اس کی زندگی کے اصل منشاء عبودیت تامہ سے آگاہ کریں اور خدا تعالیٰ پر عرفان بخش ایمان لانے کی تعلیم دیں

انبیاء علیہم السلام تھوڑے ہوتے ہیں اور اپنے اپنے وقت پر آیا کرتے ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے تمام دنیا کو رسم اور عادت سے نجات دینے اور سچا اخلاص اور ایمان حاصل کرنے کی یہ راہ بتائی ہے کہ کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ۔ یہ سچی بات ہے اس کو کبھی بھولنا نہیں چاہیئے کہ جس نے نبی کی اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کر دیا۔ رسم اور عادت کی غلامی سے انسان اسی وقت نکل سکتا ہے جب وہ عرصہ دراز تک صادقوں کی صحبت اختیار کرے اور ان کے نقش قدم پہ چلے۔" (الحکم ۱۰ اگست ۱۹۰۲ء)

اخبار احمدیہ

• ربوہ ۲۴ اکتوبر۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت تاحال پہلے جیسی ہی ہے۔ یعنی گردہ میں درد کی تکلیف اور ضعف کی شکایت بدستور چل رہی ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو اپنے فضل سے شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

• ربوہ ۲۴ اکتوبر۔ حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ کو گذشتہ دنوں دو روز بخار رہا۔ جس کی وجہ سے طبیعت بہت ناساز رہی۔ اب آپ کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔

• ۲۴ اکتوبر۔ صاحبزادی سیدہ امۃ الجمیل بیگم صاحبہ کا پچھلے دنوں لاہور میں گردہ کا اپریشن ہوا ہے۔ ٹمپریچر اب بھی ہو جاتا ہے۔ احباب جماعت التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ صاحبزادی صاحبہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے

• لاہور ۲۴ اکتوبر مکرم سید مسعود احمد صاحب مبلغ ڈنمارک کا اکلوتا بچہ عزیز مشہود احمد عارضہ لوکیمیا بیمار ہے اور لاہور میں زیر علاج ہے احباب سے عزیز کی شفائے کامل و عاجل کے لئے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔

انتخاب امیر ضلع سیالکوٹ

امیر ضلع سیالکوٹ کا انتخاب آئندہ ہفتہ ۲ نومبر کو بوقت ½۷ بجے صبح مسجد مبارک ربوہ میں ہوگا امراء صاحبان ضلع سیالکوٹ پریذیڈنٹ صاحبان جماعت ہائے احمدیہ ضلع سیالکوٹ مہربانی کرکے اس انتخاب میں شامل ہوں۔ یہ بہت اہم اور ضروری معاملہ ہے۔

(قاسم الدین امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع سیالکوٹ)

مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کا افتتاح

حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ ۲۵ اکتوبر قبل از نماز جمعہ ½۱۰ بجے احاطہ دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ میں فرما رہے ہیں۔ انشاء اللہ العزیز

جملہ اطفال کی حاضری صبح دس بجے ہوگی۔ انصار و خدام سے بھی درخواست ہے کہ بچوں کی حوصلہ افزائی کے لئے وقت مقررہ پر ضرور تشریف لائیں۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۵۔ اکتوبر ۶۳ء

اسلام کا طریق کار

(۲)

سید ابوالاعلیٰ مودودی اپنی مخالف اسلام کتاب "الجہاد فی الاسلام" میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"اگر کوئی اخلاقی مصلح کھڑا ہو اور لوگوں کو حلال وحرام کی تمیز سکھائے جائز وناجائز کی حد بندی کرے، مقاصد میں حسن وقبح اور طریقوں میں نیک و بد کا فرق قائم کرے، چوری سے، حرام خوری سے، خون ناحق سے، زنا اور فواحش سے روکے، افراد کے لئے حقوق اور فرائض متعین کرے، اور ایک مکمل ضابطہ قوانین اخلاق مرتب کرکے رکھدے مگر اس قانون کی تنفیذ کے لئے اس کے پاس وعظ وپند اور دلیل وحجت کے سوا کوئی قوت نہ ہو تو کیا یہ امید کی جا سکتی ہے کہ وہ جماعت اپنی آزادی پر ان قیود کو بخوشی قبول کرلے گی؟ کیا وہ اس کے مسکت دلائل سے مغلوب ہو کر برضا ورغبت قانون کی پابند بن جائے گی؟ کیا وہ اس کی پر درد نصیحتوں سے اتنی متاثر ہوگی کہ خود بخود ان لذتوں سے کنارہ کش ہو جائے جو اس کو اس بے قیدی کی زندگی میں حاصل ہیں۔ ہر شخص جو انسانی فطرت کا رازداں ہے اس سوال کا جواب حرف نفی میں دے گا، کیونکہ دنیا میں ایسے پاک نفسوں کی تعداد بہت تھوڑی ہے جو نیکی کو محض نیکی سمجھ کر اختیار کرتے ہیں اور بدی کو صرف اس لئے چھوڑ دیتے ہیں کہ اس کا بد ہونا انہیں معلوم ہو چکا ہے۔

لیکن اگر یہی سوال اس صورت میں کیا جائے جبکہ وہ معلم محض اخلاقی واعظ ہی نہیں بلکہ حاکم اور صاحب امر بھی ہو اور ملک میں ایک باضابطہ حکومت قائم کردے جس کی قوت سے وہ تمام برائیاں یک لخت دور ہو جائیں جو حیوانی آزادی سے پیدا ہوتی ہیں تو یقیناً یہ نفی اثبات سے بدل جائے گی اور ہر شخص اس اصلاحی تعلیم کی کامیابی کا فتویٰ لگا دے گا۔

اسلام کی اشاعت کا بھی تقریباً یہی حال ہے۔ اگر اسلام صرف چند عقائد کا مجموعہ ہوتا اور اللہ کو ایک کہنے، رسالت کو برحق ماننے، یوم آخر اور ملائکہ پر ایمان لانے کے سوا انسان سے وہ کوئی اور مطالبہ نہ کرتا تو شاید شیطانی طاقتوں سے اس کو کچھ زیادہ جھگڑنے کی نوبت نہ آتی لیکن واقعہ یہ ہے کہ وہ صرف ایک عقیدہ ہی نہیں بلکہ ایک قانون بھی ہے، ایسا قانون جو انسان کی عملی زندگی کو اوامر ونواہی کی بندشوں میں کسنا چاہتا ہے، اسلئے اس کا کام صرف پند وموعظت ہی سے نہیں چل سکتا بلکہ اسے نوکِ زبان کے ساتھ نوکِ سنان سے بھی کام لینا پڑتا ہے۔ اس کے عقائد سے سرکش انسان کو اتنا بعد نہیں ہے جتنا اس کے قوانین کی پابندی سے انکار ہے۔ وہ چوری کرنا چاہتا ہے اور اسلام اسے ہاتھ کاٹنے کی دھمکی دیتا ہے۔ وہ زنا کرنا چاہتا ہے اور اسلام اسے کوڑوں کی مار کا حکم سناتا ہے وہ سود کھانا چاہتا ہے اور اسلام اس کو فاذنوا بحرب من اللہ ورسولہ کا چیلنج دیتا ہے۔ وہ حرام وحلال کی قیود سے نکل کر نفس کے مطالبات پورے کرنا چاہتا ہے اور اسلام ان قیود سے باہر نفس کے کسی حکم کی پیروی نہیں کرنے دیتا اس لئے نفس پرست انسان کی طبیعت اسلام سے متنفر ہوتی ہے اور اس کے آئینہ قلب پر گناہ گاری کا ایسا زنگ چڑھ جاتا ہے کہ اس میں صداقت اسلام کے نور کو قبول کرنے کی صلاحیت ہی باقی نہیں رہتی۔"

(الجہاد فی الاسلام صفحہ ۱۳۶-۱۳۷)

ہم نے یہ طویل حوالہ بجنسہٖ اس لئے نقل کر دیا ہے کہ مودودی صاحب کی دلیل جس کی بنا پر آپ اشاعت اسلام میں تلوار کی قلبہ رانی کو داخل کرتے ہیں صاف صاف سامنے آجائے۔

اس سے معلوم ہو جاتا ہے جیسا کہ ہم نے اپنے گذشتہ اداریہ میں کہا ہے مودودی صاحب کی ذہنی الجھن یہ ہے کہ آپ حکومتوں کے تعزیری قانون کو لے کر اسلامی نظریہ کی تشریح کرنے بیٹھ گئے ہیں۔ آپ کے خیال میں حکومت قائم کرنا اسلام کا منطقی نتیجہ ہے۔ حالانکہ حقیقت صرف یہ ہے کہ اسلام کے نزدیک حکومت کا کاروبار بھی انسانی زندگی کا ایک شعبہ ہے اور اسلام نے تقویٰ کی بنا پر اس کے لئے بھی ہدایات دی ہیں۔ چونکہ اسلام ایک مکمل اور عملی دین ہے اور وہ صرف اجمالی ہدایت پر اکتفا نہیں کرتا بلکہ اس کے تمام جزئیات کے لئے صحیح لائحہ عمل پیش کرتا ہے اس لئے ضروری تھا کہ اللہ تعالےٰ حکومت کے کاروبار کے لئے بھی تقویٰ کی بنا پر جزئیات کے متعلق صحیح لائحہ عمل پیش کرتا اس لئے اسلام نے اسلامی حکومت کے تعزیری قانون کی وضاحت کر دی ہے۔

مودودی صاحب کے نزدیک حاکم ہونا اور مسلمان ہونا ایک ہی چیز ہے یعنی ایک مسلمان کے لئے لازمی ہے کہ وہ حکمران بھی ہو۔ چنانچہ اسی ذہنی الجھن کی وجہ سے وہ انبیاء علیہم السلام کا منتہائے مقصود ہی حکومت الٰہیہ قائم کرنا قرار دیتے ہیں اگر یہ درست ہو تو نعوذ باللہ سوا ایک دو نبیوں کے کوئی بھی اپنے مشن میں کامیاب ثابت نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ سوا ایک دو نبیوں بلکہ حقیقت یہ ہے سوا سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک بھی نبی نہیں ہے جس نے حکومت الٰہیہ قائم کی ہو۔ البتہ شاید حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت سلیمان علیہ السلام کو بھی یہ شرف حاصل ہوا ہے۔ اس لحاظ سے کہنا پڑتا ہے کہ اگر مودودی صاحب کا یہ نظریہ صحیح ہے کہ انبیاء علیہم السلام کا منتہائے مقصود ہی اسلامی حکومت قائم کرنا ہے تو یہ کہنا پڑتا ہے کہ سوا چند ایک کے باقی تمام انبیاء علیہم السلام ناکام رہے ہیں۔ نعوذ باللہ۔

پھر اس طرح اسلام محض حکمرانوں کا دین بن کر رہ جاتا ہے۔ اگر ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ حکومت الٰہیہ قائم کرنے کے لئے جد وجہد کرے تو باقی تمام شعبہ ہائے حیات میں کون عمل پیرا ہوگا۔

حقیقت یہ ہے کہ حکومت بھی نبوت کی طرح ایک موہبت الٰہیہ ہے جو لوگ اللہ تعالےٰ کی راہ میں اور اسلام کے اصولوں پر کاربند ہوتے ہیں اللہ تعالےٰ بطور انعام کے ان کو حکومت بھی عطا کرتا ہے چنانچہ اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں سے بھی یہی وعدہ فرمایا ہے۔ اس لئے ضروری تھا کہ اللہ تعالےٰ حکومت کے تعزیری قوانین بھی بناتا۔ مگر مودودی صاحب نے ان تعزیری قوانین سے یہ غلط نتیجہ نکالا ہے کہ اسلام در اصل نعوذ باللہ ایک فوجی دین ہے۔ اور اسلامی جماعت واعظین اور مبشرین کی جماعت نہیں بلکہ خدائی فوجداروں کی جماعت ہے۔

اس ذہنی بے احتیاطی نے مودودی صاحب کو اسلام سے بہت دور ڈال دیا ہے اور جب وہ حقیقی طور پر اسلامی تحریک کے طریق کار کو سمجھنے لگتے ہیں تو یہ ذہنی بے احتیاطی انہیں ایسی خطرناک وادیوں میں لیجاتی ہے جہاں سے غیر دینی پگڈنڈیاں نکلتی ہیں۔

بے شک ایک اسلامی حکومت کا تعزیری قانون بھی غیر دینی حکومتوں سے بالا اور بہتر زیادہ صحیح اور زیادہ متوازن ہے کیونکہ اس کی بنیاد بھی تقویٰ اللہ پر ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ اس کی وجہ سے اسلامی جماعت کے افراد واعظین اور مبشرین نہیں بلکہ خدائی فوجدار بن جاتے ہیں جو تلوار کی نوک پر ہر ایک کے دل کے زنگ اتارتے پھرتے ہیں۔ اگر ایسا ہوتا تو اللہ تعالےٰ یہ نہ فرماتا۔

ان الذین کفروا سوآءٌ
علیھم ءَانذرتھم ام لم
تنذرھم لا یؤمنون
ختم اللّٰہ علیٰ قلوبھم
وعلیٰ سمعھم وعلیٰ
ابصارھم غشاوۃٌ ولھم
عذابٌ عظیمٌ۔

بلکہ اس کی جگہ یہ فرماتا کہ ان لوگوں کے دلوں پر زنگ لگ گیا ہے تلوار اٹھاؤ اور وہ زنگ اتار دو۔ حالانکہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

فی قلوبھم مرضٌ فزادھم اللّٰہ
مرضًا ولھم عذابٌ الیم
بما کانوا یکذبون۔

بات یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے یہاں ایک نفسیاتی حقیقت بیان فرمائی ہے اور وہ یہ ہے کہ ایسے لوگوں کو نصیحت سے اور بھی ضد پیدا ہوتی ہے اور جب ان کے خلاف تلوار استعمال کی جائے گی تو وہ اُلٹے جنگ کے لئے نکل آئیں گے۔ مگر اسلام قبول نہ کریں گے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں کہیں بھی یہ حکم نہیں دیا کہ اپنے ملک یا دنیا سے فتنے مٹانے کے لئے تلوار اٹھاؤ بلکہ جہاں بھی حکم دیا ہے یہی دیا ہے کہ جن لوگوں نے مسلمانوں کے برخلاف تلوار اٹھائی ہے ان کے ساتھ جنگ کی اجازت ہے مگر صرف اس حد تک کہ ان کا یہ خاص فتنہ یعنی مسلمانوں کے خلاف تلوار اٹھانے کا فتنہ ختم ہو جائے۔

مودودی صاحب نے اپنی اسی کتاب میں جنگ کے اسلامی اصولوں کی بھی وضاحت کی ہے اور ثابت کیا ہے کہ اسلام کسی قسم کی زیادتی کی اجازت نہیں دیتا بلکہ زیادتی کرنیوالوں کو ڈانٹتا اور انکو ظالم قرار دیتا ہے۔ ایسے رحیم وکریم اصول دینے والا کس طرح یہ حکم دے سکتا ہے کہ پہلے تلوار سے قلبہ رانی کرکے دلوں کی [illegible]

مسیحیت کی تاریخ میں پولوس کی اہمیت

پولوس کے نظریات عیسائیت کی حقیقی تعلیم کے سراسر منافی ہیں

مکرم سمیع اللہ صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی

(۴)

چار معزز طبقے

ہمارا عقیدہ ہے کہ اسلام ظاہر اور باطن کے حسین امتزاج کا نام ہے۔ وہ مسلمان بزرگ جنہوں نے ان دونوں محاسن سے حصہ پایا وہ کرامت و بزرگی کے بہت اعلیٰ مقام پر ہیں۔ جیسے سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ۔ ان کے علاوہ بزرگان امت کے تین اور طبقے ہیں۔ ایک وہ جنہوں نے ظواہر شریعت کا پورا پورا لحاظ کر کے فضل خداوندی حاصل کیا۔ دوسرے نے باطن کی طرف زیادہ توجہ دی۔ اور وہ اس راہ سے فضل خداوندی کے وارث بنے۔ تیسرا طبقہ وہ ہے جو علم و حکمت کے اس مقام پر تو نہ تھا۔ مگر اپنے تقوے، اخلاص اور بے انتہاء قربانیوں کی بدولت امت کے معزز ترین طبقہ میں شامل ہوا۔ جیسے انبیاء علیہم السلام کے اصحاب کرام اسی طبقہ کے ہوتے ہیں۔

پانچواں طبقہ

ان چاروں طبقوں کے علاوہ ایک اور پانچواں طبقہ بھی ہوتا ہے جس کو ففتھ کالمسٹ کہنا زیادہ موزوں ہوگا۔ دراصل یہی لوگ پولوس کے نقش قدم پر ہیں۔ یہ اصل میں بدنام کنندہ نکونامے چند ہوتے ہیں اور عوام کو ان بزرگ صوفیاء کا نام لے کر گمراہ کرتے ہیں اور چونکہ ان کی تحریک میں الہام اجمال اور بے کام کئے اجرت پانے کی بشارت ہوتی ہے۔ اس لئے عوام بہت جلد ان کی طرف کھیچے جاتے ہیں۔

اس جملہ معترضہ کے بعد اب میں پھر اصل موضوع کی طرف آتا ہوں۔

مسئلہ ایمان و عمل

پولوس رسول نے شرعی اقدار پر حملہ کرتے ہوئے ایمان اور عمل کا مسئلہ بھی پیش کیا ہے۔ مگر تعجب ہے کہ ایمان اور عمل کے درمیان جو نسبت پائی جاتی ہے وہ اس نے پورے طور پر بیان نہیں کی۔

اس نے یہ تو کہا کہ عمل ایمان کے بغیر بیکار ہے۔ مگر یہ نہیں بتایا کہ ایمان عمل کے بغیر کیسا ہے۔ یہ ایک ایسا مسئلہ ہے۔ جس پر مسلمانوں کے علم کلام میں سیر حاصل بحث پائی جاتی ہے۔ اور مسلمان علماء نے اس پر ایسی ایسی موشگافیاں کی ہیں۔ جو پولوس رسول کے فہم و ادراک سے بالاتر ہیں۔ لیکن اللہ کا شکر ہے کہ مسلمان علماء اور صوفیاء میں سے کسی نے پولوس رسول کی طرح یہ نہیں کہا۔ کہ "ایمان بدوں عمل نجات کے لئے کافی ہے"۔ تمام مسلم اکابر کا اس بات پر اتفاق ہے۔ کہ ایمان عمل کے بغیر بے سود ہے۔ شیخ سعدی فرماتے ہیں:

طریقت بجز خدمت خلق نیست
بہ تسبیح و سجادہ و دلق نیست

حلقہ بجز کار آید و تسبیح و مرقع
خود را ز عمل ہائے نکوہیدہ بری دار

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی عمل پر زور دیتے ہیں۔ آپ نے اپنی تصنیف "کشتی نوح" میں احکام شریعت کے اتباع پر بے حد زور دیا ہے۔ اور یہاں تک فرمایا ہے کہ جو ان احکام پر عمل نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔

ڈاکٹر اقبال جنہوں نے اس زمانے میں صوفیاء پر سخت تنقید کی ہے۔ وہ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ صوفیاء کی تعلیمات کا وہ حصہ جو اخلاقیات پر مشتمل ہے۔ بہت اعلیٰ ہے۔

حضرت امام ابو حنیفہ رح جن کی طرف یہ منسوب ہے کہ وہ ایمان میں کمی و بیشی کے قائل نہ تھے۔ وہ بھی ایمان بدوں عمل کو بے کار سمجھتے ہیں تو وہ زندگی بھر تدوین فقہ میں منہمک نہ رہے۔

ظاہر ہے کہ صرف اقرار وفاداری کوئی شے نہیں۔ جب تک اس کے ساتھ قوانین کی پابندی نہ پائی جائے۔ رومن لا یا برٹش کانسٹی ٹیوشن کے سامنے حلف وفاداری اٹھانے کا کیا مطلب ہوتا ہے۔ ایمان کے بعد عمل کی پابندی اور ضروری ہو جاتی ہے۔ لیکن پولوس کا قول یہ ہے کہ

"آدمی شریعت کے اعمال سے نہیں بلکہ صرف یسوع مسیح پر ایمان لانے سے راستباز ٹھہرتا ہے۔" (گلتیوں ۲/۱۶)

آگے اور تجاوز کر کے کہتا ہے کہ کیونکہ جتنے شریعت کے اعمال پر تکیہ کرتے ہیں وہ لعنت کے ماتحت ہیں چنانچہ لکھا ہے کہ جو کوئی ان باتوں پر قائم نہیں رہتا جو شریعت کی کتاب میں لکھی ہیں۔ وہ لعنتی ہے اور یہ بات ظاہر ہے کہ شریعت کے وسیلہ سے کوئی شخص خدا کے نزدیک راستباز نہیں ٹھہرتا۔ کیونکہ لکھا ہے کہ راستباز ایمان سے جیتا رہے گا۔ اور شریعت کو ایمان سے کوئی واسطہ نہیں۔ (گلتیوں ۳/۱۲-۹)

یعقوب حواری کا خط

یہ تو ایمان کے متعلق پولوس رسول کا خیال ہے۔ لیکن نئے عہد نامے میں ایک خط خداوند یسوع مسیح کے مقدس حواری یعقوب کا بھی ہے۔ وہ اپنے خط میں پولوس رسول کے خیال کی پر زور تردید کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں۔

اے میرے بھائیو! اگر کوئی کہے کہ میں ایماندار ہوں مگر عمل نہ کرتا ہو تو کیا فائدہ؟ کیا ایسا ایمان نجات دے سکتا ہے؟ تو کوئی بھائی یا بہن ننگی ہو اور ان کو روزانہ روٹی کی کمی ہو اور تم میں سے کوئی ان سے کہے کہ سلامتی کے ساتھ جاؤ گرم اور سیر رہو۔ مگر جو چیزیں تن کے لئے درکار ہیں۔ وہ انہیں نہ دے تو کیا فائدہ؟

اسی طرح ایمان بھی اگر اس کے ساتھ اعمال نہ ہوں تو اپنی ذات سے مردہ ہے بلکہ کوئی کہہ سکتا ہے کہ تو تو ایماندار ہے۔ اور میں عمل کرنے والا ہوں تو اپنا ایمان بغیر اعمال کے مجھے دکھا۔ اور میں اپنا ایمان اعمال سے تجھ کو دکھاؤں گا۔ تو اس بات پر ایمان رکھتا ہے کہ خدا ایک ہے۔ خیر اچھا کرتا ہے شیاطین بھی ایمان رکھتے اور تھرتھراتے ہیں۔ مگر اے نکمے آدمی! کیا تو یہ بھی نہیں جانتا کہ ایمان بغیر اعمال کے بیکار ہے۔" (یعقوب ۳/۱۴-۲۰)

مقدس یعقوب کا یہ خط غور سے پڑھنے کے قابل ہے۔ اس خط سے ظاہر ہے کہ یہ کسی نبی کی درگاہ سے فیض یافتہ آدمی کی تحریر ہے۔ انہوں نے اس خط میں افراط و تفریط سے دامن بچایا ہے۔ اور ایک حقیقت پسند انسان کے طور پر کلام کیا ہے۔ شیطان کے ایمان کی مثال تو خوب دی ہے۔ واقعی اس میں ہم مسیحوں کے لئے درس عمل ہے

پطرس کی تنبیہ

مقدس یعقوب کے علاوہ نئے عہد نامے میں مقدس پطرس، یوحنا اور یہوداہ کے خطوط بھی ہیں۔ یہ سارے وہ مقدس حواری ہیں۔ جنہوں نے باقاعدہ حضرت مسیح کی صحبت میں رہ کر تعلیم حاصل کی۔ مگر ان حواریوں میں سے کسی نے شریعت کے خلاف کوئی آواز نہیں اٹھائی۔ بلکہ پطرس رسول نے اپنے دوسرے خط (۳/۱۵-۱۷) میں پولوس کی ان گول مول باتوں پر سخت افسوس کا اظہار کیا ہے اور مسیحیوں کو ان سے ہوشیار رہنے کی تاکید کی ہے۔

یہ تو نئے عہد نامے کی اندرونی شہادتیں ہیں۔ اگر ہم دوسرے خارجی ثبوت کی تلاش کریں تو داد کی قمران۔ سے جو صحیفے برآمد ہوئے ہیں۔ ان سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ پولوس اپنی انہیں گمراہ کن باتوں کے باعث جناب یسوع مسیح کے برگزیدہ حواریوں کے درمیان ایک گمراہ و بددین آدمی کے نام سے مشہور تھا۔

تاکید عمل

پولوس رسول کی حق پوشی اس سے ظاہر ہے کہ اس نے شریعت کے خلاف تو بیسیوں نئے عہد نامے کے مبہم سے حوالے دیئے ہیں۔ لیکن حضرت مسیح کا یہ قول بھولے سے بھی ان کی زبان پر نہیں آیا کہ

"یہ نہ سمجھو کہ میں توراۃ یا نبیوں کی کتابوں کو منسوخ کرنے آیا ہوں منسوخ کرنے نہیں بلکہ پورا کرنے آیا ہوں۔ کیونکہ میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ جب تک آسمان اور زمین نہ ٹل جائیں ایک نقطہ یا شعشہ توراۃ سے ہرگز نہ ٹلے گا جب تک سب کچھ پورا نہ ہو جائے۔ پس جو شخص ان

چھوٹے چھوٹے حکموں میں سے بھی کسی کو توڑے گا۔ اور یہی آدمیوں کو سکھائے گا تو وہ آسمان کی بادشاہت میں سب سے چھوٹا کہلائے گا لیکن جو ان پر عمل کرے گا اور ان کی تعلیم دے گا۔ وہ آسمان کی بادشاہی میں بڑا کہلائے گا۔

(متی ۵: ۱۷-۲۰)

اسی طرح متی کے انیسویں باب میں بھی آپ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ تورات کے احکام پر عمل کرنا ضروری ہے۔

میرا خیال ہے کہ پولوس رسول کا جو حال ہے اسے دیکھ کر جناب یسوع مسیح کہتے ہوں گے کہ

"من چہ می گویم وطنبورہ من چہ می سراید"

فلسفۂ وحدۃ الوجود

پولوس رسول نے [illegible] میں آنے کے بعد جو یہ مسلک اختیار کیا اسکی وجہ یہ ہوسکتی ہے کہ یونانیوں کے میل ملاقات سے کہیں ان کے کانوں میں فلسفہ "وحدۃ الوجود" کی بھنک پڑ گئی تھی مگر یہ فلسفہ جتنا گہرا اور جتنے وسیع معانی پر مشتمل ہے پولوس کا دماغ نہ اس وسعت کا احاطہ کرسکا۔ نہ اس کی طبیعت اتنی گہرائی میں غوطہ لگاسکی۔ اس لئے اس نے ناقص العقل اور ناسمجھ وجودیوں کی طرح فوراً شریعت کے خلاف ایک نعرہ لگا دیا۔ وجودیوں کا یہ قول کہ

ہم خدا ہیں جیتے چلتے پھرتے اور موجود ہیں یہی قول پولوس کی طرف منسوب کرکے رسولوں کے اعمال ۱۷/۲ میں بھی نقل کیا گیا ہے۔ نامختونوں میں پولوس رسول کی مقبولیت کا حقیقی سبب یہی ہے۔ ہندوستان یونان۔ ایران اور روم ہر جگہ کے عوام و خواص میں یہ فلسفہ ہمیشہ مقبول رہا ہے۔

خواص کی دلچسپی کا سبب

اس فلسفہ میں خواص کی دلچسپی کا سبب یہ ہے کہ اس میں خدا اور بندے کو اپنے اپنے مرتبہ سے کچھ گھٹا اور کچھ بڑھا کر ایک تخت پر بٹھانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ خدا کو مرتبہ الوہیت سے کچھ گرایا جاتا ہے اور بندہ کو مرتبہ عبودیت سے کچھ بڑھایا جاتا ہے اور اس طرح ایک جگہ پہنچ کر دونوں کا اتصال ہوجاتا ہے۔ عموماً شاعروں اور فلسفیوں کے وجودی ہونے کا سبب یہی ہے کہ ان دونوں کے خیالات میں ذرا پرواز کی قوت زیادہ ہوتی ہے اس لئے انہیں یہ فلسفہ بہت

اپیل کرتا ہے۔

عوام کی دلچسپی کا سبب

اور عوام کو اس فلسفہ سے اسلئے دلچسپی ہوتی ہے کہ اس میں جابجا ابہام اجمال اور اغلاق پایا جاتا ہے اور عوام کو اس قسم کی گول مول اور دور از کار باتیں بہت پسند آتی ہیں۔ ہم نے تو یہاں تک دیکھا ہے کہ بعض کامل صوفیاء نے بھی محض اسلئے کچھ کچھ وجودی طریق اختیار کیا کہ ان کی تحریک عوام میں مقبول ہو جائے۔ برصغیر ہند و پاک میں "سلسلہ چشتیہ" کے بزرگوں نے جو ذرا ذرا وجودی رنگ اختیار کیا۔ اس کی وجہ یہی تھی۔ اور یہی رنگ اختیار کرنے کے بعد ہند و پاک میں سلسلہ چشتیہ کو غیر معمولی قبولیت حاصل ہوئی۔ ہمیشہ وحدۃ الوجود، وحدۃ الشہود سے ہمہ اوست، ہمہ از اوست سے اور ادویت واد "دویت واد" سے زیادہ مقبول رہا ہے۔ بھلا پولوس قوم کے اس رجحان طبع سے فائدہ اٹھانے میں کیونکر چوکتا۔ اگر پولوس خداوند یسوع مسیح کی بشارت دیتے وقت ان کو ابن اللہ کہنے کی بجائے "عبد کامل" کہتا تو شاید نامختون کبھی تحریک مسیحیت کی طرف مائل نہ ہوتے چونکہ اس طرح اس تحریک میں ان کے لئے کوئی خاص بشارت نہیں تھی۔ اسی طرح اگر وہ احکام شریعت کی پابندی پر زور دیتا تو نامختون ان کی دعوت کو شریعت کے ترازو پر تولتے۔ اور اس صورت میں وہ بالکل غیر معتبر ثابت ہوتا اس لئے اس نے ہشیاری کی اور درمیان سے شریعت کا واسطہ ہی ہٹا دیا۔ اور اس مقصد میں اس کو وجودی مسلک سے مدد ملتی تھی اس لئے نام نہاد وجودیوں کی طرح صرف فضل اور بشارت کا وعظ شروع کردیا۔

پولوس پر یونانی اثرات

اس جگہ یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ رومیوں سے پہلے یروشلم پر یونانیوں کی حکومت تھی۔ بخت نصر جس نے چھ سو سال قبل مسیح یروشلم اور ہیکل کو تباہ کیا وہ یونانی ہی تھا۔ یونانی اپنے علم اور فلسفہ میں یگانۂ روزگار ہوگئے ہیں۔ اکثر ممالک ان کے فلسفہ سے متاثر تھے خصوصاً جہاں ان کی حکومت قائم ہوئی اس ملک کا یونانی فلسفہ سے متاثر ہونا ایک طبعی امر تھا۔ دو ڈھائی سو سال قبل مسیح یروشلم پر ایسا وقت بھی آیا جس سے معلوم ہوتا

تھا کہ موسوی شریعت یونانی فلسفہ میں جذب ہو جائے گی۔ یہودیوں میں "مکابیوں" کا جو فرقہ ظاہر ہوا یہ اصل میں فلسفہ یونان کے اثر و نفوذ کا ردعمل تھا۔ یہ جماعت موسوی شریعت کو یونانی فلسفہ کی زد سے محفوظ رکھنا چاہتی تھی اس حالت میں پولوس کا یونانی اثرات سے محفوظ رہنا خلاف عقل ہے۔ PEAKE کی کامنٹری میں بھی یہ بات تسلیم کی گئی ہے کہ پولوس یروشلم یونیورسٹی کا فاضل تھا اور یہودی ازم کے ساتھ ساتھ اس پر یونانی اثرات بھی تھے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد

پولوس کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو فرمایا ہے وہ یہاں درج کردینا مناسب سمجھتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"نصاریٰ کے موجودہ مذہب کو ہم عیسوی مذہب نہیں کہہ سکتے۔ یہ دراصل "پولوسی" مذہب ہے۔ ان کی وہ تمام باتیں جو شریعت موسوی کے خلاف ہیں پولوس کی ایجاد ہیں۔

جیسا کہ ایک یہودی فاضل نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ موجودہ مذہب نصاریٰ جس میں شریعت کا کوئی پاس نہیں۔ اور سؤر کھانا اور غیر مختون رہنا تمام باتیں شریعت موسوی کی مخالف ہیں یہ باتیں اصل میں پولوس کی ایجاد ہیں اور اس واسطے ہم اس مذہب کو عیسوی مذہب نہیں کہہ سکتے۔ بلکہ دراصل یہ پولوسی مذہب ہے۔ اور ہم تعجب کرتے ہیں کہ حواریوں کو چھوڑ کر اور ان کی رائے کے خلاف کیوں ایسے شخص کی باتوں پر اعتبار کرلیا گیا جس کی ساری عمر یسوع کی مخالفت میں گذری تھی۔

مذہب عیسوی میں پولوس کا ایسا ہی حال ہے جیسا کہ باوا نانک صاحب کی اصل باتوں کو چھوڑ کر قوم سکھ گورو گوبند سنگھ کی باتوں کو پکڑ بیٹھی ہے۔ کوئی سند ایسی نہیں مل سکتی جس کے مطابق عمل کرکے پولوس جیسے آدمی کے خطوط اناجیل اربعہ کے ساتھ شامل کئے جاسکتے تھے۔

پولوس خواہ مخواہ معتبر بن بیٹھا تھا۔ ہم اسلام کی تاریخ میں کوئی ایسا آدمی نہیں پاتے جو خواہ مخواہ صحابی بن بیٹھا ہو"

(الفضل ۲۳ ر جولائی ۱۹۶۳ء بحوالہ الحکم ۳ ر اپریل ۱۹۰۲ء)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی

—اور—

تزکیہ نفوس کرتی ہے

قوموں کی اصلاح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہٗ فرماتے ہیں کہ:۔

"قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہوسکتی"

الفضل کا باقاعدگی سے مطالعہ بھی نوجوانوں کی اصلاح کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ نوجوانوں کو اس کے مطالعہ کی عادت ڈالئے اور قوموں کی اصلاح کا سامان کیجئے۔ (مینیجر الفضل ربوہ)

نقد و نظر

ہمارا آقا

"میرے پیارے آقا میں نے یہ صفحات تیرے عشق میں ڈوب کر لکھے ہیں اور میرا دل چاہتا ہے کہ اس کتاب کے پڑھنے والے تیری محبت کے سمندر میں ڈوب جائیں۔ ع

"ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین آباد"

یہ الفاظ ہیں جو اس کتاب کے فاضل مؤلف نے کتاب کے شروع میں جلی حروف میں "آرزو" کے زیر عنوان ثبت کئے ہیں اس کتاب کو پڑھ کر ہمارا تأثر یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فاضل مؤلف مکرم شیخ محمد اسمٰعیل صاحب پانی پتی کی یہ دعا قبول فرمائی ہے۔ کتاب کیا ہے۔ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظیم و مقدس سیرت کے پھولوں کا ایک خوش رنگ گلدستہ ہے جس کو ہر صاحب ذوق اور عاشق رسول اللہ کی لائبریری کی زینت بننا چاہیئے۔ سادہ۔ پُر اثر اور اخلاص سے لکھی ہوئی یہ سچی داستانیں ہر انسان کا دل موہ لینے والی ہیں۔ خاصکر مسلمان بچوں کی تربیت کا سنگ بنیاد اس کتابچہ کو بنایا جائے۔ تو یقیناً اس کی دلکشی تا عمر دل کو منور کرتی رہے گی۔

محمد احمد اکیڈمی رام گلی ۳ نے درمیانی تقطیع پر نقوش پریس لاہور سے مکرم مبارک محمود پانی پتی کے ذریعہ طبع کرا کر شائع کی ہے۔ ۱۷۲ صفحات کی یہ کتاب مجلد عمدہ کاغذ خوبصورت، گرد پوش کے ساتھ دو روپیہ قیمت معقول ہے

اصحاب احمد جلد پنجم حصہ دوم

مکرم ملک صلاح الدین صاحب قادیان نے اصحاب احمد کا سلسلہ شروع کر کے ایک نہایت اہم اور احمدیت کی تاریخ کا کام اپنے ہاتھ میں لے رکھا ہے۔ اس سلسلہ کے حصہ دوم کی یہ پانچویں جلد۔ سیدنا حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب جو کبار صحابہ مسیح موعود علیہ السلام میں سے ہیں کی سیرت پر مشتمل ہے۔ شاہ صاحب اپنی ذات میں ایک خاص شخصیت تھے جن کو "زمین پر فرشتہ" کہنا کوئی مبالغہ نہیں ہے علم میں یکتا تقویٰ میں بے مثل یعنی علم و عمل کے قران سعدین۔ مؤلف نے آپ کی سیرت کے بیشتر حصہ کو محفوظ کر کے آنے والی نسلوں کے لئے ایک نمونہ پیش کیا ہے آج ہم شاید نزدیک ہونے کے ان بزرگ ہستیوں کی قدر و قیمت کا اندازہ نہیں کر سکتے۔ لیکن وہ زمانہ دور نہیں جب متلاشیان حق ان شخصیتوں کو اپنا چراغ راہ بنائیں گے۔ اور ان کی قدر و قیمت کا صحیح اندازہ کر سکیں گے۔

یہ کتاب بڑی تقطیع کے قریباً ۲۲۰ صفحات پر پھیلی ہوئی ہے۔ لاہور آرٹ پریس انارکلی میں چھپوا کر احمدیہ بک ڈپو ربوہ پاکستان نے شائع کی ہے۔ قیمت بلحاظ افادیت و ضخامت کے صرف ۳/- روپے ہے

الفرقان کا درویشان قادیان نمبر

الفرقان (اگست۔ ستمبر۔ اکتوبر ۱۹۶۳ء) کا یہ مشترکہ اشاعت "درویشان قادیان نمبر" کے نام سے شائع ہوئی ہے مدیر محترم جناب مولوی ابوالعطاء صاحب نے اس نمبر کو شائع کر کے ایک اہم ضرورت کو پورا فرمایا جو ہر احمدی کو دیر سے محسوس ہو رہی تھی۔ ہمارے وہ دلیر اور بہادر بھائی جو فتنہ تقسیم کے زمانہ میں جان ہتھیلی پر رکھ کر بدامنی اور لاقانونی کے طوفان میں قادیان کو کشتیٔ نوح بنا کر قادیان دارالامان میں جمے رہے تھے اگرچہ کوئی نام کا احمدی بھی ان کے اس کارنامہ کو کبھی بھول نہیں سکتا تاہم اس امر کی ضرورت تھی کہ ہماری آنے والی نسلیں احمدیت کے ان بہادر سپاہیوں کی قربانی سے واقف رہیں اور ہر ابتلاء میں ان کو اپنے سامنے بطور نمونہ کے رکھیں الفرقان کا یہ نمبر اس ضرورت کو بأحسن طریق پورا کر رہا ہے۔ ابتداء سے لیکر آج تک جو کچھ ہمارے ان درویش بھائیوں پر گذری۔ کس طرح انہوں نے استقامت سے ہر مصیبت کا مقابلہ کیا اور کس طرح اس علاقہ کو اذانوں کے نور سے منور رکھا۔ ایک داستان ہے جو دردناک ہونے کے ساتھ حوصلہ افزا بھی ہے۔ اس نمبر میں یہ داستان بالترتیب بیان کر دی گئی ہے قیمتی تصاویر سے مزین یہ نمبر مدیر سے صرف ۲-۵۰ روپیہ میں خریدیں۔ ہر احمدی کے پاس اس نمبر کا ہونا ضروری ہے۔ خواہ وہ الفرقان کا خریدار ہے یا نہیں۔

بہشتی مقبرہ کے متعلق ضروری اعلانات

شجر کاری

ٹیوب ویل بہشتی مقبرہ کا پانی بہت کھاری نکلا ہے اور سرکاری محکمہ کی رپورٹ بھی یہ ہے کہ یہ پانی آب پاشی کے قابل نہیں ہے تاہم اس قطعہ ارضی میں اس وقت تک ۱۶۰ کے قریب ایسے پودے لگائے گئے ہیں جن کے متعلق امید کی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے پرورش پا جائیں گے اگر یہ پودے نشوونما پا گئے تو آئندہ موسم میں مزید پودے لگوائے جائیں گے۔ مگر یہ بات قابل افسوس ہے کہ مقبرہ میں دعا کے لئے آنے والے احباب کے ساتھ کمسن بچے آکر قبور کو اور ان پودوں کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ چنانچہ گذشتہ ہفتہ میں چند پودوں کے علاوہ بعض قبور کو بھی نقصان پہنچا ہے لہٰذا دعا کے لئے مقبرہ میں آنے والے احباب بالخصوص مستورات سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اپنے ساتھ ایسے بچوں کو نہ لایا کریں جن کے ہاتھوں سے پودوں کو ضرر پہنچنے کا احتمال ہو اور اگر ساتھ لائیں تو ان کو اپنی نگرانی سے آزاد نہ پھرنے دیا کریں۔

حفاظت و احترام مقابر

مقبرہ کی چار دیواری معقول رقم خرچ کر کے ازسر نو تعمیر کرائی گئی ہے اور اس کی غرض قبور کی حفاظت و احترام ہے مگر بعض لوگ اب بھی دیوار پھاند کر اندر داخل ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔ جو نامناسب حرکت ہے اور قرآن کریم کے حکم وأتوا البیوت من ابوابها کی بھی صریح خلاف ورزی ہے اندر جانے کے لئے دو دروازے اور سڑک بھی موجود ہے پھر کوئی وجہ نہیں کہ دیواریں پھاند کر آنے کی نازیبا حرکت کی جائے۔ بعض احباب اپنے مرحوم عزیز کے لئے دعا کرنے کے واسطے قطعہ کی دوسری قبروں کو پھلانگ کر اپنے عزیز کی قبر تک جاتے ہیں یہ بات بھی نامناسب اور احترام قبور کے منافی ہے اور اس طرح دوسری قبروں کو نقصان پہنچتا ہے اس سے پرہیز کریں اور چبوترے کے نیچے کھڑے ہو کر دعا کریں اللہ تعالیٰ ہر جگہ سمیع و بصیر ہے

اوقات دعا

اس سلسلہ میں یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ مقبرہ کے دونوں گیٹ شرقی اور غربی مغرب کی نماز کے معاً بعد سے فجر کی نماز تک بند رہا کریں گے اس لئے دعا کرنے والے احباب مغرب کی نماز کے بعد اور فجر کی نماز سے فارغ ہونے سے پہلے مقبرہ میں تشریف نہ لایا کریں۔

اس اعلان کی اس واسطے بھی ضرورت پیش آئی ہے کہ مقبرہ بہشتی پہاڑ کے دامن میں واقع ہے اور اس پہاڑی میں خطرناک زہریلے سانپ بکثرت پائے جاتے ہیں جو پہاڑ سے اتر کر مقبرہ میں آجاتے ہیں اور ضرر پہنچاتے ہیں (بعض اوقات دن کی روشنی میں دیکھے گئے ہیں) اور کئی حادثات مارگزیدگی کے ہو چکے ہیں۔ پس یہ بات احباب کے اپنے فائدے کی ہے کہ دعا کے لئے آئیں تو شام سے پہلے فارغ ہو جایا کریں اور صبح کی نماز سے پہلے نہ آیا کریں اور اپنے بچوں کی اگر ساتھ ہوں تو نگرانی کریں تاکہ نہ وہ خود خطرے میں پڑیں اور نہ مقبرہ کے اندر کسی چیز کو نقصان پہنچائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

درخواست دعا:۔ بندہ آج کل پریشانیوں میں مبتلا ہے بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے۔ (شیخ حفیظ اللہ۔ احمدی دنیا پور ضلع ملتان)

روزنامہ الفضل ربوہ ۲۵ اکتوبر ۱۹۶۳ء
6
اجتماع اول ۱۸-۱۹ نومبر ۱۹۵۵ء
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم
وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
دعاؤں اور ذکر الٰہی کے روح پرور ماحول میں
مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا نواں سالانہ اجتماع
یکم ۔ دو ۲ ۔ تین ۳ نومبر ۱۹۶۳ء
کو
اپنی مخصوص روایات کے ساتھ ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے ۔ احباب
زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہو کر اس کی عظیم روحانی
برکات سے مستفیض ہوں
مرزا ناصر احمد صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

ضلع جھنگ میں یوم انقلاب کی تقریبات کا پروگرام

ضلع جھنگ کے ضلعی صدر مقام میں مورخہ ۲۷ اکتوبر ۱۹۶۳ء کو یوم انقلاب پورے اہتمام سے منایا جائے گا اس روز منعقد ہونے والی تقریبات کے لیے حسب ذیل پروگرام مرتب کیا گیا ہے یہ امر قابل ذکر ہے کہ چونکہ مورخہ ۲۷ اکتوبر کو اتوار کا دن ہوگا جو پہلے ہی عام تعطیل کا دن ہے اس لئے اس کی بجائے ۲۸ اکتوبر بروز سوموار عام تعطیل کا اعلان کیا گیا ہے۔

۱۔ مورخہ ۲۷ اکتوبر کو نماز فجر کے بعد تمام مسجدوں میں اجتماعی دعا ہوگی جس میں اظہار تشکر کے علاوہ پاکستان کے استحکام اور اس کی ترقی و خوشحالی کے لئے دعا کی جائے گی سرکاری افسران اور دیگر ملازمین کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ اپنے اپنے علاقہ کی مسجدوں میں حاضر ہو کر دعا میں شامل ہوں۔

۲۔ تمام سرکاری عمارتوں لوکل باڈیز کے دفتروں اور اداروں جات پر ۲۷ اکتوبر کی صبح کو قومی پرچم لہرایا جائے گا۔

۳۔ اے ڈی ایم جھنگ اور چیئرمین میونسپل کمیٹی جھنگ نے شہریوں سے اپیل کی ہے کہ وہ اپنے مکانوں دکانوں اور بازاروں کو شایان شان طریق پر سجائیں۔

۴۔ برائے سکاؤٹس اور طلبہ کے مارچ پاسٹ کا بھی انتظام کیا گیا ہے جناب ڈپٹی کمشنر صاحب جھنگ صبح ۹ اور ۱۰ بجے کے درمیان ایم بی ہائی سکول مگھیانہ میں مارچ پاسٹ کی سلامی لیں گے۔

۵۔ اس موقع پر سکولوں کے طلبہ میں مٹھائی تقسیم کرنے کا بھی انتظام کیا گیا ہے۔

۶۔ رات ضلعی ہیڈ کوارٹر کی عمارتوں پر چراغاں کیا جائے گا اسی طرح شہریوں سے بھی اپیل کی گئی ہے کہ وہ اپنے مکانوں اور دکانوں وغیرہ پر چراغاں کا انتظام کریں۔

چنیوٹ اور شورکوٹ کی تحصیلوں میں بھی یوم انقلاب منانے کے سلسلے میں ایسی ہی تقریبات کا انتظام کیا جا رہا ہے۔

درخواست دعا۔ میں تمام احمدی احباب سے نہایت پرسوز دل کے ساتھ درخواست کرتی ہوں کہ میرے بیٹے طارق زیدی جو ٹی آئی کالج ربوہ میں زیر تعلیم ہے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنے فضل سے ہر امتحان میں امتیاز کے ساتھ پاس کرے اس کی زندگی خدمت خلق کے لئے وقف ہو اور احمدیت کا سچا نمونہ ہو دینی اور دنیوی برکات سے نوازے اور ... حافظ و ناصر ہو (لیڈی ڈاکٹر امۃ اللطیف زیدی ... لاہور)

مولانا مودودی عوام میں مایوسی پیدا کرکے قومی اتحاد میں رخنہ ڈال رہے ہیں

امیر جماعت اسلامی کے پاکستان دشمن جذبات کو فراموش نہیں کیا جا سکتا (وزیر داخلہ)

راولپنڈی ۲۴ راکتوبر۔ پاکستان کے وزیر داخلہ خان حبیب اللہ خان نے مولانا ابوالاعلیٰ مودودی اور جماعت اسلامی پر الزام لگایا ہے کہ وہ قوم میں انتشار پیدا کر رہے ہیں اور ملک کو درپیش نازک مرحلہ پر عوام کے دلوں کو زہر آلود کرکے ان میں مایوسی اور شکست خوردگی کا احساس پیدا کر رہے ہیں۔

وزیر داخلہ نے کل بڑی عجلت میں اپنے دفتر میں ایک پریس کانفرنس بلائی اور اپنا بیان پڑھ کر سنایا اس تحریری بیان میں جماعت اسلامی اور اس کے رہنما مولوی مودودی پر شدید نکتہ چینی کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ صدر مملکت نے قومی اتحاد کی جو اپیل کی تھی عوام کی طرف سے اس کے خیر مقدم نے جماعت اسلامی کو بوکھلا دیا ہے لہذا اب وہ عوام کو ذہنی انتشار میں مبتلا کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔

خان حبیب اللہ خان نے اخبارات سے اپیل کی ہے کہ وہ جماعت اسلامی کے عزائم کو طشت ازبام کریں آپ نے عوام کو انتباہ کیا کہ وہ جماعت اسلامی اور اس کے رہبر کے انداز فکر اور کردار سے خبردار رہیں آزادی سے قبل مولانا مودودی جن پاکستان دشمن جذبات کے حامل تھے انہیں کوئی شخص فراموش نہیں کر سکتا پاکستان کے معرض وجود میں آنے کے بعد انھوں نے آمرانہ طرز کی ایک تنظیم قائم کی جو عوام کے دلوں میں مایوسی اور شکست خوردگی کے بیج بونے کی شبانہ روز کوششوں میں مصروف ہے ایک سوال کے جواب میں خان حبیب اللہ خان نے کہا اگرچہ میں کسی خاص ملک کا نام لینا پسند نہیں کرتا تاہم مولانا مودودی ملک کی خارجہ پالیسی کی مخالفت بعض غیر ملکی عناصر کے ایما پر کر رہے ہیں ا

وزیر داخلہ نے کہا مقام افسوس ہے کہ اس نازک مرحلہ پر بھی بعض لوگ مذہب کا لبادہ اوڑھ کر عوام میں ذہنی پسماندگی پیدا کرنے اور ان میں بے اطمینانی پھیلانے کی کوشش کر رہے ہیں آپ نے کہا کہ جماعت اسلامی نے اپنے کل پاکستان اجتماع کے سلسلے میں جو پوسٹر شائع کئے ہیں ان میں سے بعض ایسے بھی ہیں جن میں یہ تاثر پیدا کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ پاکستان ایک نہایت خطرناک طریقے پر اپنے دوستوں اور ہمدردوں سے بچھڑ چکا ہے علاوہ ازیں ان پوسٹروں میں پاکستان کی تمام حکومتوں پر جن میں قائداعظم اور لیاقت مرحوم کا دور حکومت بھی شامل ہے۔ نہایت نازیبا حملے کئے گئے ہیں۔

آپ نے کہا جماعت اسلامی اس اجتماع میں جن موضوعات کو زیر بحث لانا چاہتی ہے ان میں خارجہ پالیسی بھی شامل ہے اس کے متعلق یہ کہا گیا ہے کہ حکومت کی موجودہ خارجہ پالیسی سے ملک کے وقار کو شدید نقصان پہنچا ہے ظاہری طور پر ان کی مراد حکومت کی وہ کوشش اور جدوجہد ہے جو اپنے ہمسایوں سے تعلقات بہتر بنانے کے لئے کی جا رہی ہے حالانکہ اس جدوجہد کا سارے ملک میں پرجوش خیر مقدم کیا گیا ہے اور کوئی شخص بھی جو قومی وقار کو بلند دیکھنا چاہتا ہے یہ نہیں کہہ سکتا کہ موجودہ خارجہ پالیسی نے بین الاقوامی میدان میں پاکستان کی شہرت کو نقصان پہنچایا ہے۔

وزیر داخلہ نے کہا کہ جب برصغیر کے مسلمان آزادی کی جدوجہد میں مصروف تھے تو مولانا مودودی مسلمانوں کو یہ مشورے دیتے تھے کہ انہیں ہندو کانگرس سے نہیں لڑنا چاہیئے اور اپنے سیاسی اور اقتصادی حقوق کے مطالبہ پر زور نہیں دینا چاہیئے انھوں نے پاکستان کو ایک گھٹیا مسئلہ قرار دیا تھا انھوں نے مسلم لیگ کو ایسی جماعت گردانا جس کی قیادت مذہب سے بیگانہ افراد کے ہاتھ میں ہے اور جن کا کردار مشکوک ہے خان حبیب اللہ خان نے اس موقع پر کہا کہ ہر شخص سمجھ سکتا ہے ان کا یہ اشارہ قائداعظم اور لیاقت مرحوم کی جانب تھا۔

وزیر داخلہ نے مولانا مودودی کی کتاب "ماضی کا جائزہ" کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ مولانا نے اس کتاب میں لکھا ہے کہ مسلم لیگ اپنی طاقت کے بل پر پاکستان کے حصول میں کامیاب نہیں ہوئی بلکہ اس نے برطانیہ اور کانگریس کے درمیان رسہ کشی سے فائدہ اٹھا کر اسے حاصل کیا ہے اس کتاب میں مولانا نے یہ بھی کہا ہے کہ پاکستان میں سخت بداعمالیوں کا دور دورہ ہے، جو چند بدمعاشوں کے باعث وجود میں آئیں، بلکہ انہیں رہنماؤں نے حکومت کی مشینری کے ذریعے جنم دیا ہے جو ثابت کرتی ہے کہ یہ ملک لاکھوں ڈاکوؤں، قاتلوں زانیوں اور بدکرداروں کا ہے۔

اعلان نکاح

عزیزم لبشارت احمد عزیز صاحب اکاؤنٹنٹ شریف ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ لائل پور پسر حاجی میران بخش مرحوم آف انبالہ شہر صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نکاح امتیاز اختر صاحبہ دختر محترم حکیم محمد شریف صاحب محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ ضلع جھنگ کے ساتھ ایک ہزار روپے حق مہر موجل پر قبل از نماز عشاء مورخہ ۲۱/۱۰/۶۳ مسجد مبارک میں مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھا بزرگان سلسلہ و احباب جماعت و درویشان قادیان سے درخواست ہے کہ اس رشتہ کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جانبین کیلئے ہر طرح سے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ کرے،

خاکسار محمد بخش کلرک الشرکتہ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ۔ ضلع جھنگ

بعض ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

راولپنڈی ۲۴ راکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ کشمیر میں جنگ بندی لائن کے ساتھ اور خاص طور پر چکوٹ کے قریب بھارتی فوجوں کے اجتماع سے جو صورت حال پیدا ہو گئی ہے کل صدارتی کابینہ کے اجلاس میں اس پر غور کیا گیا کابینہ کی بات چیت کے بارے میں کوئی سرکاری اعلان نہیں کیا گیا مگر باخبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ کابینہ نے موجودہ صورت حال کے تمام پہلوؤں پر غور کیا۔ کابینہ نے بھارتی مسلمانوں کے انخلاء کے سوال پر بھی غور کیا اور ملک کی موجودہ صورت حال بھی زیر بحث آئی۔

کابینہ کے اجلاس کی صدارت صدر محمد ایوب خاں نے کی اجلاس میں ملک میں آئندہ انتخابات سے متعلق امور پر غور کیا گیا۔

● سرینگر ۲۴ راکتوبر۔ مقبوضہ کشمیر سے آمدہ اطلاعات کے مطابق وہاں سیاسی صورت حال انتہائی خراب ہو گئی ہے اور بھارت نے آزاد کشمیر کی سرحدوں پر جو فوجیں جمع کر رکھی ہیں اس کے نتیجہ میں کسی بھی وقت سنگین واقعہ پیش آسکتا ہے۔ اطلاعات کے مطابق فوجوں کے سربراہ مسٹر بکرم نے اگلی فوجی چوکیوں کا معائنہ اور اعلیٰ فوجی افسروں سے صلاح مشورے کئے ہیں۔

● مراکش ۲۴ راکتوبر۔ مراکش نے اپنی مزید بکتر بند گاڑیاں الجزائر کے ساتھ متنازعہ سرحدی علاقے میں بھیجدی ہیں۔ قبل ازیں مراکش نے یہ الزام لگایا تھا کہ الجزائری فوجوں نے دو سرحدی چوکیوں پر دوبارہ قبضہ کرنے کی کوشش کی تھی۔ مراکش کو الجزائر سے یہ اطلاع بھی مل چکی ہے کہ حبشہ کے شاہ ہیلی سلاسی مصالحت کی کوششوں میں ناکام ہو گئے ہیں۔ باخبر ذرائع کا کہنا ہے کہ مراکش کے فوجی قافلے ٹرکوں اور فوجی جہازوں کے ذریعے حسی بیضا اور تنجوب کی سرحدی چوکیوں پر پہنچائے جا رہے ہیں۔ جہاں گزشتہ دس روز سے مسلسل لڑائی ہو رہی ہے۔ مراکش کے وزیر اطلاعات جناب عبدالہادی بوطالب نے اخباری کانفرنس میں مصر کے ان چار فوجی افسروں کو پیش کیا جو مشرقی مراکش میں الجزائر کا ایک فوجی ہیلی کاپٹر گر جانے سے گرفتار کر لئے گئے تھے۔ مراکش کے حکام کا کہنا ہے کہ چار مصری افسروں سے پوچھ گچھ پر پتہ چلا ہے کہ صدر جمال عبدالناصر مراکش میں شاہ حسن ثانی کا تختہ الٹنا چاہتے ہیں۔

● نیویارک ۲۴ راکتوبر۔ البانیہ نے بھارت پر الزام لگایا ہے کہ وہ جان بوجھ کر چین کے ساتھ کشیدگی پیدا کر رہا ہے اور اس کے ساتھ نئے سرے سے جنگ کرنے کی تیاریاں کر رہا ہے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں البانیہ کے وفد کے قائد نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ بھارت نے نہ صرف چین بلکہ دوسرے چھوٹے ہمسایہ ملکوں کی سرحدوں پر بھی فوجیں جمع کر رکھی ہیں اور اس طرح ان ممالک کی سلامتی خطرے میں پڑ گئی ہے انہوں نے مزید کہا کہ بھارت کے ہمسایہ ملک اس کے ساتھ تنازعات پر امن طور پر طے کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن بھارت نے اس کے برعکس رویہ اختیار کر رکھا ہے اور وہ من مانے اور جارحانہ طریقے اختیار کر رہا ہے۔ البانیہ کے نمائندے نے کہا کہ بھارت سامراجیوں کی پالیسی اپنا رہا ہے۔

● دمشق ۲۴ راکتوبر۔ شام کے شمالی شہر حلب میں انتشار پھیلانے کے الزام میں کل پچیس افراد کے خلاف مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا گیا۔ جس کے مطابق مسلمانوں کو موت کی سزا کا حکم سنایا گیا ہے۔

● سوئیٹزر ۲۴ راکتوبر۔ صدر جمال عبدالناصر نے شاہ حسن ثانی اور احمد بن بیلا کے درمیان مذاکرات کی تجویز پیش کی ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ الجزائر کے خلاف جارحانہ کارروائی کی گئی ہے۔ انہوں نے کل یہاں ایک بیان میں کہا کہ انہوں نے کانفرنس کی تجویز دونوں سربراہوں کے نام خطوط میں پیش کی ہے۔

● ماسکو۔ وزیراعظم خروشچیف کا دورہ کریں گے۔ انہوں نے وزیراعظم لنکا مسز بندرانائیکے کی دعوت قبول کر لی ہے۔ دورے کی تاریخ متعین نہیں کی گئی۔ خیال ہے اس سلسلے میں بہت جلد اعلان کر دیا جائیگا

ماہنامہ "تشحیذ الاذہان" پوسٹ کر دیا گیا

خریداران تشحیذ کی اطلاع

کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سالنامہ تشحیذ الاذہان مورخہ ۲۲ راکتوبر کو پوسٹ کر دیا گیا ہے۔

(مینیجر ماہنامہ تشحیذ الاذہان۔ ربوہ)

(رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴)